غزہ پر جنگ ختم نہ کرنے والا معاہدہ ناقابل قبول: حماس

غزہ (ایجنسیاں) فلسطین کی مزاحمتی تنظیم حماس نے ایک بار پھر واضح کیا ہے کہ وہ غزہ میں صرف ایسے جنگ بندی اقدام کو قبول کرے گی جس کے نتیجے میں مستقل اور مکمل سیز فائر کی راہ ہموار ہو سکے۔ حماس ادھوری جنگ بندی قبول نہیں کرے گی۔ حماس کا یہ بیان امریکی وزیر خارجہ انٹونی بلنکن کی جانب سے جمعرات کو اسرائیلی حکام کے ایک وفد سے ملاقات کے دوران غزہ میں جنگ بندی کے مذاکرات کو آگے بڑھانے اور مابعد جنگ کے منصوبے پر غور کے بعد سامنے آیا ہے۔ ہفتہ کے روز حماس کے سیاسی بیورو کے سربراہ اسماعیل ھنیہ نے اپنے اس موقف کا اعادہ کرتے ہوئے کہا'' کہ تحریک جنگ کے خاتمے کے لیے کسی بھی اقدام کے لیے تیار ہے۔'' انہوں نے ایک بیان میں کہا کہ تحریک کسی بھی دستاویز یا اقدام کے لیے فراخ دلی کا مظاہرہ کرے گی جو جنگ بندی کے مذاکرات میں تحریک کے موقف کی بنیادوں کی ضمانت دے۔ انہوں نے یہ بات زور دے کر کہی '' کہ حماس اب بھی غزہ سے اسرائیلی افواج کے مکمل انخلاء اور اسرائیل کی طرف سے درخواست کردہ تمام قیدیوں کی رہائی سے قبل مستقل جنگ بندی پر اصرار کرتی ہے۔'' ٹائمز آف اسرائیل کے مطابق اسماعیل ہنیہ نے کہا کہ اسرائیلی حکومت نے ان کے مطالبات کو مسترد کر دیا ہے۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ حماس کی اولین ترجیح فلسطینی عوام کے خلاف مجرمانہ جنگ کو روکنا ہے۔

فلسطینیوں پر اسرائیلی حملہ جاری ▪ 25 افراد جاں بحق ▪ 50 زخمی

غزہ (ایجنسیاں) مقامی فلسطینی باشندوں کے مطابق ایسا لگتا ہے کہ اسرائیل رفح پر مکمل قبضہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ غزہ میں رفح کا علاقہ مصر کی سرحد سے متصل ہے اور مئی کے اوائل سے یہ علاقہ اسرائیلی حملوں کا مرکزی ہدف بنا ہوا ہے۔ اسرائیلی ٹینک رفح کے مغربی اور شمالی حصوں میں داخل ہونے کی کوشش میں ہیں جبکہ اسرائیلی فورسز پہلے ہی رفح کے مشرقی، جنوبی اور مرکزی حصے پر قبضہ کر چکی ہیں۔ اسرائیلی فورسز جنگی طیاروں، ٹینکوں اور ساحل پر کھڑے جنگی بحری جہازوں کے ذریعے بمباری کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں جبکہ اس شہر سے مزید فلسطینی شہری رخصت ہو رہے ہیں۔ چند ماہ پہلے زیادہ تر فلسطینی غزہ کے دیگر علاقوں سے جان بچا کر یہاں آئے تھے اور وہ اب یہاں سے بھی فرار ہونے پر مجبور ہیں۔ غزہ پٹی میں حماس کے زیر انتظام وزارت صحت نے بتایا ہے کہ جمعہ کے روز اسرائیلی بمباری کے نتیجے میں مغربی رفح میں کم از کم 25 افراد ہلاک اور 50 زخمی ہو گئے۔ مقامی فلسطینیوں کا کہنا تھا کہ ٹینک کا ایک گولہ بے گھر ہونے والے خاندانوں کے ایک خیمے پر گرا۔ اسرائیلی فورسز کا کہنا ہے کہ اس واقعے کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ اس سے قبل اسرائیل نے کہا تھا کہ اس کی افواج رفح کے علاقے میں '' درست انٹیلی جنس پر مبنی'' کارروائیاں کر رہی ہیں۔ اسرائیل کے مطابق اس علاقے میں سرنگیں موجود ہیں اور اس کے فوجی حماس کے عسکریت پسندوں کے ساتھ بہت قریب سے لڑائی میں مصروف ہیں۔ غزہ کی جنگ میں آٹھ ماہ سے زیادہ عرصہ گزرنے کے بعد اسرائیل کی توجہ اب ان دو آخری علاقوں پر مرکوز ہے، جن پر اس کی افواج نے ابھی تک قبضہ نہیں کیا تھا۔ ان میں سے ایک غزہ کے جنوبی کنارے پر واقع رفح ہے اور دوسرا غزہ سٹی میں دیر البلاح کے آس پاس کا علاقہ۔ رفح کے میئر احمد الصوفی نے کہا ہے کہ اب رفح کا پورا شہر ہی اسرائیلی فوجی کارروائیوں کا ہدف ہے۔ حماس کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان میں کہا گیا ہے، "یہ شہر ایک انسانی تباہی سے گزر رہا ہے اور لوگ اسرائیلی بمباری کی وجہ سے اپنے خیموں کے اندر مر رہے ہیں۔' الصوفی نے کہا کہ شہر میں کوئی طبی سہولت کام نہیں کر رہی اور یہ کہ باقی ماندہ رہائشیوں اور بے گھر خاندانوں کو خوراک اور پینے کے صاف پانی کی کمی کا سامنا ہے۔

فلسطینی اور اقوام متحدہ کے اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ شہر کے انتہائی مغربی حصے میں تقریباً ایک لاکھ افراد اب بھی موجود ہیں۔ مئی کے آغاز تک غزہ کی 2.3 ملین کی آبادی کا نصف سے زائد حصہ اسی شہر میں پناہ لیے ہوئے تھا۔ طبی حکام نے بتایا ہے کہ خان یونس میں بھی جمعے کو اسرائیلی فضائی حملے میں ایک باپ اور اس کے بیٹے سمیت تین افراد ہلاک ہو گئے۔ اس کے ساتھ ساتھ اسرائیلی فورسز نے غزہ سٹی کے مضافاتی علاقوں میں بھی نئی کارروائیاں کی ہیں۔ علاقے کی سول ایمرجنسی سروس نے بتایا کہ غزہ سٹی کے میونسپل سینٹر پر اسرائیلی فضائی حملے میں چار میونسپل ورکروں سمیت پانچ افراد ہلاک ہوئے جبکہ امدادی کارکن ملبے تلے دبے افراد کی تلاش کا کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اسی طرح قریبی بیچ کیمپ میں ایک گھر پر اسرائیلی فضائی حملے میں بھی کم از کم سات افراد کے ہلاک ہونے کی اطلاعات ہیں۔ فلسطینی محکمہ صحت کے مطابق اس طرح جمعہ کو غزہ پر اسرائیلی حملوں میں کُل کم از کم 45 فلسطینی مارے گئے۔ سات اکتوبر کو جنوبی اسرائیل میں فلسطینی عسکریت پسند تنظیم حماس کے ایک دہشت گردانہ حملے میں قریب بارہ سو اسرائیلی شہریوں کی ہلاکت کے بعد اسرائیل نے غزہ میں بڑی فضائی اور زمینی عسکری کارروائیوں کا آغاز کیا تھا۔ اسرائیلی فوج کی ان کارروائیوں کے نتیجے میں بڑی تعداد میں عام شہریوں کی ہلاکتوں اور غزہ میں شہری ڈھانچے کی بڑے پیمانے پر تباہی کے پیش نظر اسرائیل کو عالمی سطح پر تنقید کا سامنا ہے۔ غزہ پٹی میں حماس کے زیر انتظام کام کرنے والی وزارت صحت کے مطابق جنگ شروع ہونے کے بعد سے غزہ میں اب تک 37,551 افراد ہلاک اور کم از کم 85,911 زخمی ہو چکے ہیں۔ ہلاک ہونے والوں میں زیادہ تعداد خواتین اور بچوں کی تھی جبکہ قریب 10 ہزار فلسطینی ابھی تک لاپتہ ہیں۔

اسرائیل کی پورے رفح پر قبضے کی کوشش، 8 اطراف سے حملہ جاری

رفح (ایجنسیاں) اسرائیلی فوج کی جانب سے غزہ کی پٹی کے جنوب میں واقع رفح میں 'فوجی آپریشن' شروع کرنے اور مصر کے ساتھ سرحدی گذرگاہ کے فلسطینی کنارے کا کنٹرول سنبھالنے کے ڈیڑھ ماہ بعد اس کی افواج پورے شہر کا کنٹرول سنبھالنے کے لیے پیش قدمی کر رہی ہیں۔ کل جمعہ کو اسرائیلی ٹینکوں نے رفح کے کئی علاقوں میں زبردست دراندازی کی۔ العربیہ/الحدث کے نامہ نگار کے مطابق آج ہفتے کو 8 مختلف اطراف سے رفح میں دراندازی کی جا رہی ہے۔ نامہ نگار نے بتایا کہ دراندازی میں رفح کراسنگ اور صلاح الدین کوریڈور، تال زروب تک پہنچنے کے ساتھ ساتھ پاسپورٹ راؤنڈ اباؤٹ، بنک آف فلسطین، صلاح الدین گیٹ اور ذوالنورین مسجد شامل ہیں۔ اس کے علاوہ اسرائیلی فوج نے یبنا اور عزو زمحور اور انجینئرز سنڈیکیٹ کے اطراف سے بھی شہر میں گھسنے کی کوشش کی ہے۔

مختصر خبریں

اسرائیلی جارحیت سے غزہ کے 40 ہزار طلبا ہائی اسکول کے امتحانات سے محروم

غزہ (یو این آئی) اقوام متحدہ نے کہا ہے کہ اسرائیلی جارحیت کے باعث غزہ کے 40 ہزار طلبہ ہائی اسکول کے امتحانات سے محروم ہو گئے ہیں۔ الجزیرہ کے مطابق اقوام متحدہ کے دفتر برائے رابطہ برائے انسانی امور (او سی ایچ اے) کی رپورٹس میں کہا گیا ہے کہ عمومی ثانوی امتحانات آج سے شروع ہونے والے تھے، تاہم غزہ پر اسرائیل کی جنگ سے اسکول کے بچوں پر شدید اثرات جاری ہیں اور تقریباً چالیس ہزار طلبہ ان امتحانات میں بیٹھنے سے قاصر ہیں۔ اقوام متحدہ کا کہنا ہے کہ غزہ کے 6 لاکھ 25 ہزار طلبہ اکتوبر میں جنگ شروع ہونے کے بعد سے اسکولوں سے باہر ہیں، اسرائیلی حملوں میں بڑی تعداد میں اسکول اور یونیورسٹیاں تباہ کر دی گئی ہیں، اور ان حملوں میں 7 ہزار سے زیادہ فلسطینی طلبہ اور 378 تعلیمی کارکن مارے گئے، ان سب کی وجہ سے ایک اندازے کے مطابق ہائی اسکول کے 39 ہزار طلبہ اب امتحان دینے کے 'موقع سے محروم' ہو گئے ہیں۔ فلسطینی وزارت تعلیم کے مطابق غزہ سے تعلق رکھنے والے 1,320 طلبہ جو جنگ زدہ علاقے سے باہر ہیں، 29 عرب ممالک میں عمومی ثانوی امتحانات کے لیے ان کی معاونت کی جا رہی ہے۔ ان میں زیادہ تر (تقریباً 1,090 طلبہ) کی میزبانی مصر کر رہا ہے، فلسطینی وزارت تعلیم نے مصر میں سب سے بڑا امتحانی ہال قائم کیا ہے۔ روس، ترکی اور قطر میں بھی خصوصی امتحانی سہولیات قائم کی گئی ہیں۔

حزب اللہ اسرائیل کے مقابل اپنا دفاع کر سکتی ہے: ایران

تہران (ایجنسیاں) اقوام متحدہ میں ایرانی سفارتی مشن نے اسرائیل کے مقابلے میں حزب اللہ کی 'جنگی استعداد' کے بارے میں کہا ہے، یہ اور لبنان اسرائیل سے اپنا دفاع کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ سفارتی مشن برائے اقوام متحدہ نے کہا کہ شاید وہ وقت آ گیا ہے کہ ناجائز اسرائیلی رجیم اپنی تباہی کا خود ہی سامان کر لے گی۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر اپنے بیان میں کہا 'اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کا غلط فیصلہ کرتے ہوئے قابض اسرائیلی رجیم پورے خطے کو ایک بڑے خطرے میں دھکیل کر ایک وسیع جنگ چھیڑنا چاہتی ہے۔ واضح رہے اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل انتونیو گوتریس نے بھی جمعہ کے روز اپنے بیان میں کہا ہے کہ انہوں نے رپورٹرز سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ 'ہمیں واضح ہونا چاہیے کہ علاقے اور دنیا کے لوگ لبنان کو ایک اور غزہ میں تبدیل کرنے کے متحمل نہیں ہو سکتے ہیں۔ جس طرح کہ اسرائیل اور حزب اللہ کے درمیان تقریباً ہر روز سرحد پر گولہ باری جاری ہے گوتریس کو خدشہ ہے کہ علاقائی سطح پر ایک بڑا تصادم شروع ہو جائے گا۔ کیونکہ اسرائیل یہ کہہ چکا ہے کہ اس نے لبنان کے خلاف جارحیت کے لیے منصوبے کی منظوری دے دی ہے۔ جبکہ وہ اس سے پہلے ہی یہ بھی کہہ چکے ہیں ہے کہ لبنان کو دوسرا غزہ بنا دے گا۔

بحری حملوں میں استعمال کیلئے حوثیوں نے 'طوفان 1' نامی حملہ آور کشتی بنائی

صنعا (یو این آئی) یمن میں ایران کے حمایت یافتہ حوثی باغیوں نے اعلان کیا ہے کہ انہوں نے بحری حملوں میں استعمال کے لیے 'طوفان 1' نامی حملہ آور کشتی تیار کی ہے۔ حوثیوں سے وابستہ "المسیر ہ" ٹیلی ویژن پر نشر ہونے والی خبروں میں تیار شدہ حملہ آور کشتی کی تصاویر کو جگہ دی گئی۔ ان مناظر میں واضح کیا گیا ہے کہ کشتی کا وزن 150 کلوگرام ہے، جو 35 ناٹ کی رفتار اور وار ہیڈ لے جانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اچانک موڑ کاٹنے اور روپوش ہونے کی صلاحیت کی حامل ہونے کی وضاحت کردہ کشتی ثابت اور حرکت پذیر سمندری اہداف پر حملہ کر سکتی ہے۔ خبر میں مشاہدہ ہوا ہے کہ سمندر میں ایک ہدف کی طرف بڑھنے والی 'طوفان 1' کشتی تیزی سے اپنے ہدف کے قریب پہنچی، اس پر حملہ کیا اور اس میں دھماکہ ہوا۔ یمن میں ایران کی حمایت یافتہ حوثی 31 اکتوبر 2023 سے یمن کے ساحلوں کے قریب تجارتی بحری جہازوں پر قبضہ کر رہے ہیں، جن کے بارے میں ان کا کہنا ہے کہ یہ اسرائیلی کمپنیوں سے تعلق رکھتے ہیں۔

لبنان میں وسیع جنگ کی صورت میں بائیڈن کی اسرائیل کو مکمل تعاون کی یقین دہانی

بیروت (ایجنسیاں) امریکہ اور اسرائیلی حکومت بالخصوص وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کے درمیان اختلافات کے باوجود لبنان میں حزب اللہ کے خلاف جنگ کی صورت میں واشنگٹن نے اسرائیلی حکومت کو اپنے ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کرائی ہے۔ خیال رہے کہ حال ہی میں سامنے آنے والے ایک ویڈیو میں اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو کو امریکی صدر پر کڑی تنقید کرتے دیکھا گیا تھا جس کے بعد دونوں طرف سے ایک دوسرے کے خلاف سخت بیانات بھی سامنے آئے تھے۔ واشنگٹن میں اسرائیلی وفد کی حالیہ ملاقاتوں کے دوران کئی امریکی حکام سے یہ سنا گیا کہ اگر اسرائیل کی شمالی سرحد پر اسرائیلی افواج اور حزب اللہ کے درمیان کوئی جامع جنگ چھڑ جاتی ہے تو باخبر ذرائع کے مطابق بائیڈن انتظامیہ اپنے اتحادی کا ساتھ دینے کے لیے پوری طرح تیار ہے۔ اس تناظر میں ایک سینئر امریکی اہلکار نے کہا کہ بائیڈن انتظامیہ اسرائیل کو درکار سکیورٹی امداد فراہم کرے گی، حالانکہ جنگ چھڑنے کی صورت میں امریکہ زمین پر فوج تعینات نہیں کرے گا۔ جب کہ امریکی حکام توقع کرتے ہیں کہ اگر حزب اللہ اپنے حملوں کا دائرہ کار نمایاں طور پر وسیع کرتی ہے اور اسرائیلیوں کو ہلاک کرتی ہے تو اسرائیل پوری طاقت سے جواب دے گا۔ ان باخبر ذرائع نے بتایا کہ سٹریٹجک امور کے وزیر رون ڈرمر اور قومی سلامتی کے مشیر زاچی ہانگبی سمیت سینئر اسرائیلی حکام نے اس ہفتے کے دوران بائیڈن انتظامیہ کے عہدیداروں قومی سلامتی کے مشیر جیک سلیوان اور وزیر خارجہ انٹونی بلنکن کے ساتھ ملاقاتیں کیں۔ یہ یقین دہانیاں پچھلے چند ہفتوں کے دوران واشنگٹن کی طرف سے لبنان-اسرائیل سرحد پر دونوں فریقوں کے درمیان کشیدگی کو ختم کرنے کے لیے بار بار کے مطالبات کے دوران سامنے آئی ہیں۔ امریکیوں کا کہنا ہے اس نے زور دے کر کہا کہ وہ اسرائیل کے شمالی محاذ پر ایک اور جنگ چھڑتے نہیں دیکھنا چاہتے۔ لیکن جنگ شروع ہوتی ہے تو امریکہ اسرائیل کا ساتھ دے گا۔

دنیا بھر میں 76 ملین افراد اپنے ہی ملک کے اندر بے گھر: اقوام متحدہ

جنیوا (یو این آئی) اقوام متحدہ نے رپورٹ کیا ہے کہ دنیا بھر میں 76 ملین افراد اپنے ملک کے اندر ہی بے گھر ہیں۔ داخلی نقل مکانی کے مسئلے کے حل کے لیے اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل انتونیو گوٹیرس کے خصوصی مشیر رابرٹ پائپر نے اقوام متحدہ کے جنیوا دفتر میں منعقدہ پریس کانفرنس میں کہا کہ گوٹریس کی جانب سے اندرونی نقل مکانی کے حوالے سے ایکشن ایجنڈا شروع کیے ہوئے تقریباً دو سال ہو چکے ہیں۔ پائپر کا کہنا تھا کہ آج دنیا بھر میں، 76 ملین اندرونی طور پر بے گھر لوگ ہیں جو اپنے گھر، اپنی روزی روٹی اور بعض اوقات اپنی سرکاری شناخت کھو چکے ہیں۔ قدرتی آفات کے نتیجے میں بے گھر ہونے والے لوگ قلیل عرصے میں اپنے گھروں کو لوٹ گئے لیکن شام اور صومالیہ جیسے ممالک میں تنازعات کے متاثرین کئی سالوں تک اپنے گھربار سے دور ہیں۔ پائپر نے اس طرف اشارہ دیا ہے کہ اندرونی نقل مکانی کی شرح پچھلے 10 سالوں میں دوگنا ہو گئی ہے اور سب سے زیادہ نقل مکانی سوڈان میں ہوئی ہے۔ یہ یاد دلاتے ہوئے کہ اقوام متحدہ نے 2023 میں تقریباً 50 ملین اندرونی طور پر بے گھر افراد کو مدد فراہم کی ہے، پائپر نے اس بات پر زور دیا کہ اقوام متحدہ ملک کے اندر نقل مکانی کرنے پر مجبور ہونے والے انسانوں کے لیے مستقل حل تلاش کرنے کے لیے کام کر رہا ہے۔ مجموعی طور پر 116 ممالک میں 76 ملین لوگ اپنے گھربار سے دوران زندگی بسر کر رہے ہیں، جن کے 90 فیصد کو تنازعات کی وجہ سے اپنا گھربار چھوڑنا پڑا۔

کویت سٹی نے اپنے شہریوں کو لبنان چھوڑنے کی ہدایات

کویت سٹی (یو این آئی) کویت نے لبنان میں اپنے شہریوں سے کہا ہے کہ وہ حزب اللہ اور اسرائیل کے درمیان سرحد پر کشیدگی کے باعث جلد از جلد اس ملک سے نکل جائیں۔ کویتی وزارت خارجہ کی جانب سے جاری کردہ تحریری بیان میں اس وقت لبنان میں موجود شہریوں کو جلد از جلد ملک چھوڑنے کے لیے کہا گیا ہے اور جو لوگ ملک چھوڑ نہیں سکتے انہیں فوری طور پر لبنان میں کویتی سفارت خانے سے رابطہ کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ بیان میں شہریوں سے بھی مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ خطے کے حالات اور سلامتی سے متعلق پیش رفت کی روشنی میں لبنان کا سفر نہ کریں۔ غزہ کی پٹی پر 7 اکتوبر سے اپنے حملے جاری رکھنے والا اسرائیل شمالی سرحد پر لبنانی حزب اللہ کے ساتھ بھی جنگ کر رہا ہے۔ اسرائیل اور لبنان کے درمیان 'بلیو لائن' کے نام سے منسوب سرحدی لائن پر حالیہ ہفتوں میں کشیدگی میں تیزی آ رہی ہے۔ اسرائیلی فوج نے 18 جون کو اعلان کیا ہے کہ اس نے لبنان پر ممکنہ حملے کے لیے 'آپریشنل پلان' کی منظوری دے دی ہے۔

برطانیہ کے متمول بھارتی خاندان کو گھریلو خادموں کے استحصال پر قید کی سزا

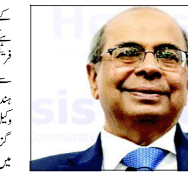

لندن (ایجنسیاں) سوئٹزرلینڈ کی عدالت نے برطانیہ کے امیر ترین خاندان کو جنیوا میں انڈین نژاد اپنے گھریلو ملازمین کا استحصال کرنے پر قید کی سزا سنائی ہے۔ خبر رساں ادارے اے ایف پی کے مطابق 47 ارب ڈالر کی مالیت رکھنے والے خاندان کو انسانی سمگلنگ کے کیس میں بری کر دیا گیا ہے لیکن دیگر جرائم ثابت ہونے پر سزا سنائی گئی ہے۔ پرکاش ہندوجا اور ان کی اہلیہ کمال ہندوجا کو چار سال چھ ماہ کی سزائے قید سنائی گئی ہے جبکہ ان کے بیٹے اجے اور ان کی اہلیہ نمریتا کو چار سال قید کی سزا دی ہے۔ امیر ترین خاندان اپنے آبائی ملک انڈیا سے لوگوں کو بطور گھریلو ملازمین لائے اور سوئٹزرلینڈ پہنچنے پر ان کے پاسپورٹ ضبط کر لیے تھے۔ وکیل استغاثہ نے عدالت کو بتایا کہ ہندوجا فیملی اپنے ملازمین کو انتہائی کم تنخواہ دیتے تھے اور انہیں گھر سے باہر جانے کی آزادی نہیں تھی۔ ہندوجا فیملی نے الزامات عائد کرنے والے تین ملازمین کے ساتھ خفیہ طور پر تصفیہ کر لیا ہے، تاہم الزامات کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے پراسیکیوشن یعنی استغاثہ نے مقدمہ چلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ پراسیکیوٹر یاویس برتوسا نے پراکاش اور کمال ہندوجا کے لیے ساڑھے پانچ سال کی سزائے قید کی درخواست کی ہے۔ 78 سالہ پرکاش ہندوجا اور 75 سالہ کمال ہندوجا صحت کی خرابی کی بنیاد پر مقدمے کی سماعت کے دوران غیر حاضر رہے۔ پراسیکیوٹر نے فیملی پر الزام عائد کیا کہ پیسے بچانے کی غرض سے طاقت ور آجر ہونے کے ناطے کمزور ملازم کا فائدہ اٹھایا۔ فیملی پر یہ بھی الزام عائد کیا گیا ہے کہ وہ گھر میں کام کرنے والے عملے کو ماہانہ تنخواہ 220 سے 400 فرینکس کے درمیان دی جاتی ہے جو سوئٹزرلینڈ کی کم سے کم اجرت سے بہت زیادہ کم ہے۔ پراسیکیوٹر برتوسا نے عدالت کو بتایا کہ ہندوجا فیملی دنیا کے مصائب پر منافع کما رہی ہے۔ ہندوجا فیملی کے وکیل نے اپنے دلائل میں عدالت کو بتایا کہ تینوں درخواست گزاروں کو ملازمت کے دوران کئی فوائد حاصل ہوئے، انہیں تنہائی میں نہیں رکھا ہوا تھا اور گھر سے باہر جانے کی آزادی تھی۔ وکیل نکولاس نے عدالت کو بتایا کہ یہ معاملہ 'غلاموں کے ساتھ برے سلوک' کا نہیں ہے۔ ان کے ساتھی وکیل رابرٹ اسائیل نے دلائل میں کہا کہ ملازمین ہندوجا خاندان کے شکر گزار ہیں کہ انہیں بہتر زندگی کا موقع دیا۔ ہندوجا گروپ کے تیل، گیس، بینکنگ اور ہیلتھ کیئر کے شعبے میں سرمایہ کاری کے ساتھ 38 ممالک میں دفاتر موجود ہیں اور کل دو لاکھ افراد ان کے لیے کام کرتے ہیں۔

غرب اردن کو 'ہڑپنے' کے اسرائیلی منصوبہ کا پردہ فاش

غزہ (ایجنسیاں) گذشتہ سال اکتوبر میں غزہ کی پٹی پر اسرائیلی جنگ کے آغاز کے بعد مغربی کنارے کا علاقہ بھی جنگ کا ایندھن بنا ہوا ہے۔ اس خطے میں اسرائیلی فورسز کے ساتھ وقفے وقفے سے جھڑپیں دیکھنے میں آئیں۔ اس کے ساتھ ساتھ گرفتاری کی متعدد مہمات بھی جاری ہیں۔ اس کے علاوہ فلسطینی اتھارٹی کو دی جانے والی فنڈنگ کو روکنے کی اسرائیل کی پالیسی نے حال ہی میں تیسرے انتفاضہ کے پھوٹ پڑنے کے امکان سے خبردار کیا تھا۔ غزہ کی پٹی میں جاری لڑائی کے ساتھ ساتھ مغربی کنارے میں بھی لڑائی کی کیفیت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ شمالی لبنان میں حزب اللہ اور اسرائیل کے درمیان سخت کشیدگی پائی جا رہی ہے۔ حال ہی میں لیک ہونے والی آڈیو ریکارڈنگ نے انتہائی دائیں بازو کے اسرائیلی وزیر خزانہ بیزلیل سموٹریچ کی طرف سے مقبوضہ مغربی کنارے پر تل ابیب کے قبضے کو مضبوط کرنے اور فلسطینی ریاست کا حصہ بننے کی کسی بھی کوشش کو روکنے کے منصوبے کو بے نقاب کیا۔ تقریباً آدھے گھنٹے پر محیط ریکارڈنگ میں سموٹریچ کو نو جون کو آباد کاروں کے ایک گروپ سے ملاقات کے دوران یہ کہتے ہوئے سنا گیا'' کہ بنیامین نیتن یاہو کی حکومت مغربی کنارے پر حکومت کرنے کے طریقے کو تبدیل کرنے، اس پر اسرائیل کے کنٹرول کو ناقابل واپسی طور پر مضبوط کرنے کے لیے ایک خفیہ منصوبے میں مصروف ہے۔ مغربی کنارے کے اسرائیل سے علانیہ الحاق کے بغیر اس منصوبے پر عمل جاری ہے۔'' امریکی اخبار "نیویارک ٹائمز" کے مطابق وزیر خزانہ نے اپنی تقریر میں زور دیا کہ اس منصوبے کا بنیادی ہدف مغربی کنارے کو فلسطینی ریاست کا حصہ بننے سے روکنا ہے۔

قطر میں زیر علاج فلسطینی دوبارہ چل پھر سکنے کیلئے پر امید

دسمبر میں 1500 فلسطینیوں کو علاج کے لیے قطر لانے کا اعلان کیا گیا تھا

دوحہ (ایجنسیاں) شاہد القوطاطی غزہ کی جنگ میں زخمی ہونے والے فلسطینیوں کے ایک ایسے گروپ کا حصہ ہیں، جو قطر میں طبی امداد حاصل کر رہا ہے۔ القوطاطی کو امید ہے کہ وہ اگلے سال تک ایک مصنوعی ٹانگ استعمال کرتے ہوئے خود چلنے پھرنے کے قابل ہو جائیں گی۔ اسرائیلی فوج نے اکتوبر میں غزہ میں القوطاطی کے گھر پر بمباری کی۔ حملے کی شدت کے سبب وہ اور ان کے شوہر گھر کی دوسری منزل سے گلی میں گر پڑے۔ بعد ازاں انہیں اسرائیلی فوج کے غزہ سٹی میں واقع الشفا اسپتال کو خالی کرنے کے اسرائیلی حکم کے سامنے مجبور ہونا پڑا۔ انہیں ایمبولینس تک دستیاب نہیں تھی۔ 23 سالہ نوجوان خاتون شاہد القوطاطی نے دوحہ کے ایک اسپتال سے روئٹرز کو بتایا، "انہوں (اسرائیلی فوج) نے ہمیں وہیل چیئر پر جانے پر مجبور کیا۔'' ان کا مزید کہنا تھا، "مجھے امید ہے کہ ڈاکٹر مجھے مصنوعی اعضاء لگا دیں گے تاکہ میں واکر اور ان سب چیزوں کو چھوڑ دوں اور خود ہی چل سکوں۔'' القوطاطی کی بائیں ٹانگ گھٹنے کے اوپر سے کٹی ہوئی ہے اور وہ ان بہت سے فلسطینی شہریوں میں سے ایک ہیں، جو غزہ پٹی پر اسرائیلی فضائی حملوں یا گولہ باری کے بعد کم از کم ایک جسمانی عضو سے محروم ہو چکے ہیں۔ اسرائیلی حملوں کے دوران زخموں کی شدت کی وجہ سے بچوں سمیت بہت سے فلسطینیوں کے اعضاء کاٹ دیے گئے ہیں۔ اسرائیل کا کہنا ہے کہ اس فوجی کارروائی کا مقصد فلسطینی عسکریت پسند گروپ حماس کو ختم کرنا اور غزہ میں اس کی قید میں موجود اسرائیلی یرغمالیوں کی رہائی کو یقینی بنانا ہے۔ قطر کے امیر نے دسمبر 2023 میں غزہ سے 1500 زخمی فلسطینیوں کے علاج کے لیے قطر لائے جانے کے عمل کا آغاز کروایا تھا۔ اب تک پانچ سو کے قریب زخمی فلسطینی دوحہ پہنچ چکے ہیں۔ حمد جنرل اسپتال میں میڈیکل ٹراما کے ڈائریکٹر ساندرو ریزولی نے کہا، "ہمارے مریضوں کی یہ کہانی غزہ سے شروع ہوتی ہے۔ ان میں سے زیادہ تر بمباری اور دیگر فوجی کارروائیوں کا شکار ہوئے۔'' غزہ پٹی میں جنگ اس وقت شروع ہوئی تھی جب حماس کے جنگجوؤں نے گزشتہ برس سات اکتوبر کو جنوبی اسرائیل پر حملہ کر کے تقریباً 1,200 افراد کو ہلاک اور تقریباً 250 کو یرغمال بنا لیا تھا۔ اس کے بعد اسرائیل نے فلسطینی سرزمین پر فضائی، زمینی اور بحری حملے شروع کر دیے تھے۔ غزہ میں حماس کے زیر انتظام وزارت صحت کے مطابق اب تک اسرائیل کی فوجی کارروائی میں 37 ہزار تین سو کے قریب فلسطینی ہلاک اور 85 ہزار سے زائد زخمی ہو چکے ہیں۔ اقوام متحدہ کے اندازوں کے مطابق اس سال جنوری تک 1,000 سے زیادہ فلسطینی بچے اپنی ٹانگوں سے محروم ہو چکے تھے۔ قطر میں زیر علاج ایک اور فلسطینی خاتون، 27 سالہ وفا ابوسمعان آٹھ ماہ سے حاملہ تھیں، جب ان کے گھر پر حملہ ہوا۔ انہوں نے کہا، "میرے شوہر اور میرے سسر شہید ہو گئے۔ میری دو بیٹیاں زخمی ہوئیں۔'' ان کی ایک بیٹی بھی قطر میں زیر علاج ہے جبکہ دوسری زخمی بیٹی ابھی تک غزہ میں ہے۔ ابوسمعان کی دائیں ٹانگ گھٹنے کے نیچے سے کاٹی جا چکی ہیں اور وہ ایک بازو سے بھی محروم ہو چکی ہیں۔ وہ قطر پہنچائے جانے سے پہلے مصر میں تھیں اور وہاں انہوں نے دسمبر کے مہینے میں ایک بچے کو جنم دیا تھا۔ انہوں نے کہا، "ہمارا کوئی نہیں بچا۔ ہمارے پاس گھر نہیں، کچھ بھی نہیں۔ ہم یہاں بیٹھے ہیں لیکن ہمارے دل اور دماغ ابھی تک غزہ میں ہیں۔''

بیجنگ عالمی کتب میلہ

شہزادہ محمد بن سلمان ایوارڈ کے پروگرام میں توجہ کا مرکز

بیجنگ (ایجنسیاں) چین میں 'بیجنگ انٹرنیشنل بک فیئر' (2024 BIBF) جاری ہے۔ انیس جون کو شروع ہونے والے عالمی کتب میلے کا اختتام تئیس جون کو ہوگا۔ میلے میں سعودی عرب اور چین کے درمیان ثقافتی تعاون سے متعلق 'پرنس محمد بن سلمان ایوارڈ' کی جانب سے بھی بھرپور شرکت سامنے آئی ہے۔ سعودی پریس ایجنسی (ایس پی اے) کے مطابق میلے میں سعودی عرب کے پویلین میں مذکورہ ایوارڈ کے پروگراموں کو چینی ثقافتی حلقے کی جانب سے توجہ اور پذیرائی حاصل ہو رہی ہے۔ ان پروگراموں کا تعلق مختلف ثقافتی اور تخلیقی شعبوں سے ہے۔

5 سال بعد پہلی بار چین-امریکہ جوہری مذاکرات

بیجنگ (ایجنسیاں) ان مذاکرات میں شریک ہونے والے دو امریکی مندوبین کے مطابق ان کی اپنے چینی ہم منصبوں سے تائیوان کے معاملے پر جوہری ہتھیاروں کا استعمال نہ کرنے یا جوہری دھمکیوں سے باز رہنے جیسے موضوعات پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔ امریکہ کو خدشہ ہے کہ تائیوان میں شکست کی صورت میں چین جوہری حملہ کر سکتا ہے جب کہ اس کی جانب سے جوہری دھمکی بھی دی جا سکتی ہے۔ امریکی اسکالر اور ٹریک ٹو ڈائیلاگ کے منتظم ڈیوڈ شانتورو کے مطابق، "چینی وفد نے امریکی وفد کو بتایا کہ چین کو کوئی شک نہیں کہ وہ جوہری ہتھیاروں کا استعمال کیے بغیر یعنی روایتی لڑائی میں فتح یاب ہونے کی اہلیت کا حامل ہے۔'' واضح رہے کہ ٹریک ٹو مذاکرات میں عموماً سابقہ پروفیسرز یا سابقہ اعلیٰ حکومتی افسران شامل ہوتے ہیں۔ حکومتوں کے مابین بات چیت کو ٹریک ون گفتگو کہا جاتا ہے۔ دو روز پر مشتمل اس گفتگو میں امریکہ کی نمائندگی سابق حکومتی عہدیداروں اور اسکالرز کا ایک چھ رکنی وفد کر رہا تھا۔ یہ بات چیت شنگھائی کے ایک ہوٹل میں ہوئی۔ بیجنگ کی جانب سے بھی اسکالرز اور محققین کا وفد بھیجا گیا تھا۔ خبر رساں ادارے روئٹرز کے ایک سوال کے جواب میں امریکی محکمہ خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ دونوں ممالک کے مابین ٹریک ٹو مذاکرات 'سودمند' ہو سکتے ہیں۔ اس پیش رفت پر تاہم چینی حکومت کی جانب سے کوئی تبصرہ نہیں کیا گیا ہے۔ امریکہ اور چین کے درمیان یہ بات چیت ایک ایسے موقع پر ہوئی جب دونوں ممالک کے تعلقات علاقائی اور اقتصادی معاملات پر شدید کشیدگی کا شکار ہیں۔ یہ بات بھی اہم ہے کہ دونوں ممالک کے مابین باقاعدہ جوہری مذاکرات گزشتہ برس نومبر میں دوبارہ شروع ہوئے تھے تاہم یہ مذاکرات اس وقت تعطل کا شکار ہو گئے تھے، جب ایک امریکی بیان میں الزام عائد کیا گیا تھا کہ چین کا اس بابت رویہ مناسب نہیں۔

بیت اللہ کے مرکزی کلید بردار ڈاکٹر صالح آل شیبی کا انتقال

ریاض (ایجنسیاں) مکہ مکرمہ میں بیت اللہ 'خانہ کعبہ' کے مرکزی کلید بردار ڈاکٹر صالح بن زین العابدین آل شیبی کا گزشتہ شب مکہ میں انتقال ہو گیا۔ ان کی نماز جنازہ ہفتے کے روز فجر کی نماز کے بعد ادا کر دی گئی۔ صالح آل شیبی فتح مکہ کے بعد سے 77 ویں جبکہ قصی بن کلاب کے دور سے بیت اللہ کے 109 ویں کلید بردار تھے۔ یہ شیبہ بن عثمان بن ابی طلحہ کی نسل میں سے ہیں جنہیں پیغمبر خدا نے کہا تھا کہ "اے طلحہ کی آل کعبے کی چابی ہمیشہ تمہارے پاس رہے گی اور کسی ظالم کے علاوہ تم سے کوئی یہ نہیں لے سکے گا۔ صالح آل شیبی 1366 ہجری کو مکہ میں پیدا ہوئے۔ ان کا خاندان صدیوں سے بیت اللہ کی چابی کا رکھوالا ہے۔ انہوں نے ام القرہ یونیورسٹی سے اسلامک سٹڈیز میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کر رکھی تھی۔ انہوں نے کئی سال یونیورسٹی میں بطور مدرس فرائض انجام دیئے جس کے بعد 1980 میں انہیں ان کے تایا شیخ عبدالقادر آل شیبی کی جگہ بیت اللہ کے مرکزی کلید بردار کی ذمہ داریاں سونپ دی گئی۔ مسجد حرام میں بیت اللہ کے مرکزی کلید بردار کے طور پر سرگرمیوں کی ادائی کے دوران صالح آل شیبی نے کعبہ کی حفاظت اور صفائی کے امور تن دہی سے انجام دیے۔ انہوں نے بذات خود 100 سے زائد بار کعبہ کی صفائی اور دھلائی میں حصہ لیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے تدریس کے میدان میں اسلامی موضوعات پر کئی کتب اور ریسرچ آرٹیکل بھی لکھے۔ خانہ کعبہ کے کلید بردار شیخ عبدالرحمٰن بن صالح زین العابدین ال شیبی نے گزشتہ سال نومبر میں 6 روزہ دورے پر پاکستان آئے تھے، اس دوران انہوں نے اعلیٰ قیادت سے ملاقاتیں کی تھیں۔